رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ | پیر ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ۱۴ تبوک ۱۳۶۰ ہش ۱۴ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۰ تبوک ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر گام پر روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور ناساز چلی آرہی ہے احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو مکمل صحت عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

بَحرِ حِکمت کے موتی، جَوامِعُ الکَلِم، جَواہِرُ الکَلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص خدا کی ملاقات کا طالب ہے اُسے لازم ہے کہ شرک نہ کرے

بجز خدا کے کسی اور سے مرادیں مت مانگو اُس کے سوا سب ھلک ہونیوالے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (آل عمران: ۱۹)

ترجمہ:۔ اللہ انصاف کے مطابق یہ گواہی دیتا ہے کہ حقیقت یہی ہے کہ اس کے سوا (اور) کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور علم والے بھی (یہی گواہی دیتے ہیں) کہ اس کے سوا پرستش کا کوئی (بھی) مستحق نہیں وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ قیامت کے روز لوگوں میں سے وہ کون خوش قسمت ہے جس کی آپ سفارش فرمائینگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... قیامت کے روز میری شفاعت کے ذریعہ لوگوں میں سے خوش قسمت وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل یا اپنے نفس کے اخلاص سے یہ کہا، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (بخاری)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"خدا ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہی آسمان میں خدا ہے اور وہی زمین میں خدا۔ وہی اوّل ہے اور وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے۔ وہی باطن آنکھیں اس کی کنہ دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور اس کو آنکھوں کی کنہ معلوم ہے۔ وہ سب کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر ایک چیز کو ایک اندازہ مقرر میں محصور اور محدود پیدا کیا ہے۔ جس سے وجود اس ایک حاصر اور محدّد کا ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لیے تمام محامد ثابت ہیں اور دنیا اور آخرت میں وہی منعم حقیقی ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہر ایک حکم ہے اور وہی تمام چیزوں کا مرجع و مآب ہے۔ خدا ہر ایک گناہ کو بخش دیگا جس کے لیے چاہے گا۔ پر شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ سو جو شخص خدا تعالیٰ کی ملاقات کا طالب ہے اسے لازم ہے کہ ایسا عمل اختیار کرے جس میں کسی نوع کا فساد نہ ہو اور کسی چیز کو خدا کی بندگی میں شریک نہ کرے۔ تو خدا کیساتھ کسی دوسری چیز کو ہرگز شریک مت ٹھہراؤ۔ خدا کا شریک ٹھہرانا سخت ظلم ہے۔ تو بجز خدا کے کسی اور سے مرادیں مت مانگ۔ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اسی کی ذات باقی رہ جاوے گی۔ اسی کے ہاتھ میں حکم ہے اور وہی تمہارا مرجع ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۳-۴۹۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے بائیں گردہ سے دو پتھریوں کا اخراج ہو کر درد میں کمی ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ سول ہسپتال کے بعد گھر پر امیر جماعت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے جس اخلاص سے اس ادنیٰ واقفِ زندگی کے علاج معالجہ میں دلچسپی لی اور دعا کی ہے وہ ان کے ایمان کا حصہ ہے۔

میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف اور جملہ دعا کرنے والوں تیمارداروں کا تہ دل سے شکرگزار ہوں اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔ (عبدالمنان شاہد ساہیوال)

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم میجر عبدالمجید کوئٹہ میں ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں راولپنڈی سی ایم ایچ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (ملک حمید اللہ ندیم آباد۔ ڈسکہ)

"یہ دُنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

"دُنیا کی مُحبت سارے خطا کاریوں کی جڑ ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۵)

لجنہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع ۲۰ ستمبر بروز بدھ صبح ۸ بجے انشاء اللہ تعالیٰ احاطہ لجنہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا تمام ممبرات لجنہ ربوہ سے گزارش ہے کہ وقت معینہ پر پہنچ کر اجتماع کا پروگرام سنیں۔ پہلا اجلاس صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک اور دوسرا اجلاس ۲½ بجے سے شام ۷ بجے تک ہوگا

(صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۱۴ تبوک ۱۳۶۰ ہش

اسلام میں عبادت کا اصل الاصول

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں عبادت کو انسانی پیدائش کا مقصد قرار دیا ہے۔ لیکن عبادت سے مراد صرف نماز روزہ اور دیگر معروف عبادات ہی نہیں ہیں۔ ہر چند کہ ان جملہ عبادات کا بجالانا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور انہیں بجالائے بغیر عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا لیکن ان عبادات کا اطاعت الٰہی کا آئینہ دار ہونا ضروری ہے بلکہ ضروری ہے کہ نہ صرف ان عبادات میں بلکہ ان کے زیر اثر کل دینی و دنیوی اعمال حتیٰ کہ ہر حرکت و سکون میں اطاعت کی روح کارفرما ہو تاکہ سارے ہی اعمال خواہ دینی ہوں یا دنیوی عبادت کا درجہ حاصل کرسکیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ایک مومن اطاعت الٰہی کے جذبہ کے تحت معروف عبادات بجالا رہا ہے یا نہیں۔ اس کا سیدھا اور صاف جواب تو یہ ہے کہ اگر انسان دیگر اعمال میں بھی خدائی احکام کی پابندی کو لازم پکڑنے والا ہے تو اس کی معروف عبادات بھی اطاعت الٰہی کی آئینہ دار ہوں گی۔ برخلاف اس کے اگر وہ زندگی کے دیگر معمولات میں حدود اللہ کو توڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا اور انہیں جان بوجھ کر توڑتا ہے تو اس کی نمازیں اس کے روزے اور اس کی دیگر عبادات ریاکاری پر مبنی قرار پائیں گی اور یہی سمجھا جائے گا کہ اس کی عبادات اطاعت کی روح سے یکسر عاری ہیں۔

اطاعت الٰہی کے اس معیار کو سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہت مختصر لیکن پُرمعارف اور جامع الفاظ میں بیان فرمایا ہے اور اختصار کے باوجود انسانی اعمال کا ایسا احاطہ کیا ہے کہ کسی عمل کے نظر انداز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور عبادات میں اطاعت الٰہی کی روح کارفرما ہونے کا پتہ لگانا چنداں مشکل نہیں رہتا چنانچہ جب ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو بعض لوگوں نے سیدنا حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی تو آپ نے بیعت لینے کے بعد انہیں جہاں نمازیں عمدہ طرح سے پڑھنے روزہ صدق سے رکھنے اور صاحب توفیق ہونے کی صورت میں زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کرنے اور حج وغیرہ عبادات پر کمربستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ وہاں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی پوری دیانتداری سے ادا کرنے کی نصیحت فرمائی اور واضح فرمایا کہ عبادت کا اصل الاصول یہ ہے کہ دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہ ہونے پائے۔ اگر کوئی شخص بظاہر حقوق اللہ کی ادائیگی کا اہتمام تو کرتا ہے۔ لیکن حقوق العباد ادا کرنے کی کوئی فکر نہیں کرتا بلکہ عمداً لوگوں کے حقوق تلف کرنے کے درپے رہتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کا اطاعت گزار اور عبادت گزار شمار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجاآوری میں کمی یا کوتاہی۔ دوم حقوق العباد کا خیال نہ کرنا۔ اصل اصول عبادت بھی یہی ہیں کہ (بیک وقت) ان دونوں حقوق کی محافظت کما حقہ کی جاوے اور گناہ بھی انہی میں کوتاہی کرنے کا نام ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۲)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ محافظت میں جملہ دینی و دنیوی اعمال انسان کے آجاتے ہیں اور اس کی ہر حرکت و سکون پر یہ حاوی ہیں۔ اسی لئے ان ہر دو قسم کے حقوق سے متعلق احکام کو آپ نے شریعت کا خلاصہ اور انسانیت کا مغز قرار دیا ہے اور ان حقوق کی کما حقہ محافظت کو ہی آپ نے عبادت کا اصل الاصول ٹھہرایا ہے ظاہر ہے کہ ان ہر دو قسم کے حقوق کی کما حقہ محافظت جملہ احکام الٰہی کی کامل اطاعت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ پس خدا تعالےٰ کی نگاہ میں عبادت گزار وہ نہیں جو صرف نماز روزہ وغیرہ سے متعلق ظاہری طور پر خدائی احکام بجالانے کو کافی سمجھتا ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی سے یکسر غافل ہے۔ اس کی نگاہ میں حقیقی عبادت گزار تو وہ شمار ہوگا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ محافظت میں جملہ احکام الٰہی کی اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والا ہے۔

مبلغ فجی ملک عبدالحفیظ صاحب مرحوم کی یاد میں

لہو میں ڈوب کے روشن ہوا ہے نام ترا
ترے پدر کو مبارک ہو یہ مقام ترا

زہے نصیب کہ تبلیغ دین کی خاطر
رسول پاک کی شرع متین کی خاطر

چڑھا کے تو نے محبت کا ایک جام طہور
خود اپنی جان بھی کردی ہے نذر حق کے حضور

خدا کی رحمتیں تجھ پہ ہوں اے حفیظ سدا
عظیم تھی تری ہمت عظیم تیری وفا

مرا نہیں ہے تو زندہ ہے اپنے رب کے پاس
جہاں نہ دکھ ہے نہ درد و الم نہ خوف و ہراس

وفا نہ ہو تو کسی شئے میں دلکشی نہ رہے
دلوں میں ہوک نہ اٹھے کوئی خوشی نہ رہے

امر رہے گی وفا تیری اے شہید وفا
ملے گی حشر تلک تجھ کو قدسیوں کی دعا

سلام تجھ پہ ہزاروں اے حافظ قرآن
کہ رب کعبہ کے دیں پر تو ہوگیا قربان

تو اہل فجی سے بے لوث پیار کرتا رہا
برہنہ شاخوں کو پھر سایہ دار کرتا رہا

رہے گی یاد انہیں بندہ پروری تیری
وہ استقامت و صبر و دلاوری تیری

قدم قدم پہ تو ان کو دعائیں دیتا تھا
ہر ایک موقعہ پہ ان کی بلائیں لیتا تھا

ہوئی تھی جبکہ ملاقات آخری تجھ سے
خبر نہ تھی نہ ملے گا تو اب کبھی مجھ سے

نہ تو نہ میں ہی یہ رخصت کے وقت جان سکا
کفن ہے تو نے شہادت کا سر پہ باندھ رکھا

کسے خبر تھی کہ اب سال ڈیڑھ سال کے بعد
ہے آنیوالی شہادت کی تجھ پہ ساعت سعد

اور اڑ کے طیر کی مانند سوئے خلد بریں
کسی حسین شجر پر تو ہوگا تخت نشیں

خوش نصیب کہ اب خلد کا مکین ہے تو
خدا کے پیاروں کا ہم مجلس و قرین ہے تو

مری دعا ہے سدا خوش رہے تری اولاد
ہمیشہ پھولے پھلے جگ میں صورت شمشاد

فرشتے ان کے نگہبان اور معین رہیں
وہ بن کے خاک در ختم مرسلین رہیں

ہوں راضی مرضیٔ حق پر لواحقین سبھی،
حزیں قلوب کو مل جائے صبر ایوبی،

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن
جزائر فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدنِ اسلامی کا قیام

مکرم مولوی روشن دین صاحب (مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

"مضمون تمدن اسلامی کا قیام" حضرت مصلح موعود کی کتاب "احمدیت" کے اس مضمون پر مشتمل ایک باب کا خلاصہ ہے جو اپنے الفاظ میں مرتب کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

تمدن سے کیا مراد ہے

علم اخلاق تو افراد کی پاکیزگی پر بحث کرتا ہے لیکن تمدن قومی پاکیزگی کے متعلق بحث کرتا ہے اور اس سے مراد ایسے قوانین ہیں جن سے سوسائٹی کے قوانین بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اور جن سے افراد کے مشترک فوائد مدنظر ہوتے ہیں اس لحاظ سے اخلاق میں انفرادیت پائی جاتی ہے۔ جبکہ تمدن میں قومی اور جماعتی فوائد مضمر ہوتے ہیں تمدن کے معنے ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کرنا اور محبت و پیار سے ایک دوسرے سے میل ملاپ رکھنا ہے یہ لفظ عربی زبان کا ہے لہٰذا عربی لغت بھی انہی معنوں کی تائید کرتی ہے چنانچہ "المنجد" میں مندرجہ ذیل الفاظ ان معنوں کو ادا کرتے ہوئے لکھے ہیں۔

تَمَدَّنَ تَخَلَّقَ بِاَخْلَاقِ اَهْلِ التَّمَدُّنِ - انتقل من الهمجية الى حالة الانسية والظرف - تَمَدُّنَ تَنَعَّمَ -

یعنی تمدن کے معنے شہری لوگوں کے اخلاق اختیار کرنے اور بڑے اخلاق کو چھوڑ کر محبت اور پیار کا سلوک اپنانے کے ہیں۔ تَمَدُّنِ کے معنے ہیں مالدار اور نعمت والا ہوگیا پس تمدن کے معنے افراد کے مل جل اور گھل مل کے رہنے کے ہیں۔

اب مختصر طور پر یہ دیکھنا ہے کہ یہ آرام و آسائش کی زندگی کس طرح شروع ہوتی ہے۔ اور کہاں سے اس کا آغاز ہوتا ہے اور کن پہلوؤں پر یہ اثر انداز ہوتی ہے۔ تاکہ وہاں اسلامی تعلیم کی دوا رکھ دی جائے مختصر طور پر ان تمام پہلوؤں کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ تمدن کی اہلی زندگی

اس کے ماتحت خاندان اور تعلقات قومی پر بحث ہوگی اور یہ اہلی تعلقات جن میں جملہ رشتہ داریاں جو نسلی و صہری ہوتی ہیں پر حاوی ہے۔

تمدن بادشاہت اور ملکیت کے تعلقات

اس میں مالک و مملوک نوکر اور رعایات تعلقات پر بحث ہوتی ہے۔

۳۔ تمدن کی تیسری قسم

ایک ملک کے دوسرے ملک سے متعلقات ایک مذہب کے دوسرے مذاہب سے کیا متعلقات ہیں اور کن قواعد و ضوابط پر ان کی بنیاد ہے۔

اب نمبروار ہر قسم مذکورہ کی قدرے تشریح از روئے اسلامی تعلیم کی جاتی ہے اور سب سے مقدم اہلی تمدن ہے۔

۱۔ اہلی تمدن

اس قسم میں بقائے نسل کو پیش نظر رکھتے ہوئے میاں بیوی کے تعلقات شامل ہیں۔ ان تعلقات پر سارے خاندان کی اصلاح کا بہت کچھ دار و مدار ہوتا ہے۔ پھر اس تعلق کی بناء پر قوموں کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور باقی تعلقات کا اس پر انحصار و دار و مدار ہوتا ہے اس بارہ میں پہلی اور بنیادی اصلاح میاں بیوی کے درمیان ہونی ضروری ہے اس اصلاح کی بنیاد بھی اخلاق پر ہونا نہایت ضروری ہے نہ کہ ظاہری حسن و جمال اور شکل پر یا مال و دولت پر چنانچہ نکاح کے وقت سب سے مقدم تقویٰ ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ اس کے بعد جو اولاد ہوگی وہ نیک و پارسا ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ"

(بخاری کتاب النکاح)

عورت سے نکاح چار وجوہات کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ کوئی مال کی خاطر۔ کوئی حسب نسب کی وجہ سے اور کوئی خوبصورتی کی بناء پر نکاح کرتا ہے مگر ایسے مسلمان! خدا تعالیٰ تجھے سمجھ دے تو دیندار اور نیک عورت سے شادی کیجیو۔ اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ نکاح کے وقت عورت اور مرد کے دفاع اور طبعی میلان اور ذہانت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اگر اس میں برابری نہ ہو تو میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہی درست نہیں رہ سکتے۔ اور والدین کی اولاد پر ذہانت اور طبعی میلان کا اثر لازمی اور ضروری ہے۔ اور اگر میاں بیوی کے تعلقات استوار نہ ہو تو اولاد پر بھی اس کا گہرا اثر پڑتا ہے اگر اولاد پر والدین کے نیک اثرات اور طبعی میلان کا اثر نہ ہوا۔ یا والدین کے بڑے تعلقات اولاد میں سرایت کر گئے تو اس کے نتیجہ میں تمدن پر برا اثر پڑے گا اس لئے میاں بیوی کے انتخاب کے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہے سو نکاح کے وقت عقل و فہم و ذکاء کو خوبصورتی مال اور خاندان پر ترجیح دینا ضروری ہے ورنہ اصل مقصود عقل و فہم و ذکاء ہی نہیں ہونا چاہیئے اس بیان کردہ اصل کے ماتحت مزید تعلّی کے لئے عورت کے رشتہ دار اور لڑکے کے رشتہ دار بھی تسلّی کر لیں اور ایک دوسرے کو دیکھ بھی لیں تاکہ مرد کی پسندیدگی اور عورت کی منظوری بھی ہو جائے اور عورت کے خاندان میں سے اس کے باپ بھائی کی منظوری ہو جائے اگر عورت کے خاندان میں سے کوئی مرد نہ ہو تو حاکم شہر اس امر کی تسلّی کر سکتا ہے تاکہ عورت کے ساتھ دھوکہ نہ ہو کیونکہ عورت فطرتاً زیادہ شرمیلی ہوتی ہے۔

۲۔ شریعت اسلامی نے عورت کی علیحدہ جائیداد کا انتظام کیا ہے جو شادی کا ایک ضروری جزو ہے چنانچہ شادی کے وقت عورت کا مناسب مہر مقرر کیا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی شخصیت مقرر کر سکے اور اپنے طور پر حوصلہ رحمی بھی کر سکے۔ خاوند کو اس مال پر کوئی تصرف نہ ہوگا۔

۳۔ میاں بیوی کو بلا کسی کھلی کھلی بدی کے سزا نہیں دے سکتا۔ اگر سزا دینی ہی پڑے تو تو اس سے قبل محلہ کے چار واقف مرد و عورت کو گواہ بنائے کہ واقعی اس عورت سے یہ بدی سرزد ہوئی ہے۔ اندریں حالات وہ سزا دے سکتا ہے مگر یہ سزا تدریجی ہوگی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا۔ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا

(النساء ع ۴)

یعنی جن عورتوں کی نافرمانی سے تم ڈرو ہو تم ان کو پہلے نصیحت کرو اگر وہ اس سے متاثر نہ ہوں تو کچھ عرصہ کے لئے اس سے علیحدہ دوسرے کمرہ میں سوؤ۔ اگر اس کا بھی اثر نہ ہو تو گواہوں کی گواہی کے بعد ایسی بدنی سزا دو جس سے ہڈی پر چوٹ نہ لگے۔ اور نہ مار کا نشان پڑے

(بخاری کتاب النکاح)

یہ سزا بھی فحش کی وجہ سے دی جاتی ہے۔ نہ کہ گھر کے کام کاج کے غلط ہونے کے باعث اور اگر قطع تعلق کی صورت پیدا ہو جائے تو یہ چار ماہ سے زائد کا نہیں ہو سکتا۔ اگر عورت مالدار ہو تو بھی نان و نفقہ کے انتظام کرنے کا فرض مرد کے ذمہ ہے اور یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ مرد عورت سے محبت و پیار کا سلوک کرے نہ کہ سختی اور حکومت کا۔ عورتوں سے لڑائی جھگڑا ہو تو بھی ان سے احسان کا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا

یعنی عورتوں کے متعلق نیک سلوک کے متعلق میری نصیحت یاد رکھو چنانچہ فرمایا۔

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ۔

یعنی خاوند اپنی بیوی سے نفرت نہ کرے اس لئے کہ اگر اس میں کوئی عیب ہے تو کوئی خوبی بھی ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ بیوی کا حق اس کے خاوند پر یہ ہے کہ جیسا وہ کپڑا خود پہنے بیوی کو بھی ویسا ہی پہنائے اور جیسا کھانا خود کھائے بیوی کو بھی ویسا ہی کھلائے اس کو گالی نہ دے اور نہ ہی اس سے الگ ہو کر رہے اور یہ بھی مرد کے لئے جائز نہیں ہے کہ دن رات عبادت یا دوسرے کاموں میں مشغول رہے۔ اور ان کے حقوق کو نظر انداز کرے بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے وقت میں سے ایک حصہ اپنی بیوی کے لئے فارغ کرے۔

اسی طرح فرمایا۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ

تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں دوسری طرف عورتوں کو بھی ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری کریں ان کے مال کو ضائع ہونے سے بچالیں ان کی اولاد کی اچھی طرح پرورش کریں اور اگر خدانخواستہ کبھی حالات خراب ہو جائیں اور باوجود صلح کی کوشش کے کامیابی نہ ہو تو ایک مرد۔ مرد کے خیرخواہوں میں سے اور ایک مرد عورت کے خیرخواہوں میں سے مقرر کیا جائے۔ دونوں مل کر نا اتفاقی کو دور کریں اور اگر ان کے درمیان صلح کا امکان نہ ہو تو مرد کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ عدت کے دوران رجوع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو سکتا ہے اور اگر عورت کو خاوند سے شکایت ہو تو وہ بھی نباہ نہ ہو سکنے کی صورت میں اپنے قریبی رشتہ دار کی وساطت سے یا حاکم وقت کے ذریعہ سے اپنے خاوند سے خلع لے کر الگ ہو جائے اور جو کچھ خاوند سے وصول کیا ہے۔ اس میں سے کچھ مال خاوند کو ادا کرے اور اگر خاوند طلاق دینا چاہتا ہے تو وہ اپنے دیئے ہوئے مال سے کچھ بھی واپس نہیں لے سکتا۔ عورت کے حقوق کی حفاظت کی خاطر عورت کے رشتہ دار نکاح سے پہلے کوئی رقم نکاح کی شرط میں نہیں لے سکتے۔ پھر بعض دفعہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایک سے زیادہ شادیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام نے اس کی بھی اجازت دی ہے۔ مگر شرط عدل و انصاف کرنا ہے لباس میں، خوراک میں، جیب خرچ میں تعلقات و سلوک میں۔ خاوند پر دو بیویوں سے برابر کا سلوک کرے اور باری باری ہر ایک بیوی کے پاس رہے اگر ایسا سلوک نہ کرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کا حال ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ آدھے دھڑ کے ساتھ اٹھا ہے۔

تمدن کے بقاء اور پُر امن ہونے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ مجبوری کی صورت میں طلاق بھی جائز ہو ورنہ حتی الوسع طلاق سے بچنا چاہیئے کیونکہ یہ ابغض الحلال ہے طلاق کی حد سے بڑھی ہوئی آزادی سے ابلی زندگی کا تقدس ہر بار ہو جاتا ہے اسی طرح خلع ہے یہ بھی اپنی حد کے اندر رہتے ہوئے ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ تمدن اسلامی تباہ ہو جائے گا۔

بعض اقوام اپنے رجحانات کی بناء پر ایک سے زیادہ شادیوں کو عیاشی کہتے ہیں حالانکہ یہ تو ایک قربانی ہے کیونکہ ایک سے زیادہ شادیوں کی صورت میں بیویوں میں عدل و انصاف شرط ہے جو آسان امر نہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تھا آپؐ کی شادیاں۔ قوم و ملک کی بہتری کے لئے تھیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آپؐ کو اپنی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف قائم کرنے کا اور خیال رہتا تھا۔ چنانچہ آپؐ اپنی مرض الموت میں بھی دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر جبکہ آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے۔ ایک بیوی کے گھر سے دوسری بیوی کے گھر جاتے تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ کی وفات سے چند دن پہلے آپ کی بیویوں نے درخواست کی کہ آپؐ ایک ہی گھر میں آرام کریں اور خود انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کا گھر تجویز کیا (بخاری کتاب المغازی)

دوسری شادی کرنا ظلم نہیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دوسری شادی کرنا ظلم ہے۔ اگر بیوی بیمار ہو جائے یا پاگل ہو جائے یا کوڑھی ہو جائے یا اس کے اولاد نہ ہو تو اس صورت میں بوجہ مجبوری دوسری شادی کرنا لازمی اور ضروری ہے اگر مرد خدانخواستہ کسی قسم کی بدکاری کا مرتکب ہو تو سوسائٹی پر ظلم ہوگا۔ اگر وہ کوڑھی ہے تو اپنی جان پر ظلم ہوگا اگر اولاد نہیں ہوئی تو قوم یا جماعت پر ظلم ہوگا لیکن اگر بڑھاپے کی وجہ سے کوئی بیوی کو چھوڑتا ہے تو یہ حد درجہ کی بے حیائی اور بے وفائی ہوگی کیونکہ جب تک وہ تندرست رہی۔ وہ اس کے ساتھ رہا اور جب وہ اس کی محتاج ہوئی تو پھر اس کو چھوڑ دیا۔

اولاد کے متعلق اسلامی تعلیم

اولاد اسلامی تمدن کی دوسری اینٹ ہے اس لئے اسلامی تعلیم میں اس کی عمدہ تربیت کے بارہ میں بھی بڑی تاکید ہے۔ والدین پر انکا پالنا اور ضروریات کو پورا کرنا فرض ہے خرچ کی تنگی کی وجہ سے ان کی صحیح تعلیم و تربیت نہ کرنا انہیں زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ بعض جنگلی قوموں کا دستور تھا کہ وہ لڑکیوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے یا تکبر کی وجہ سے ان کو مار دیتے تھے۔ اس سے روک دیا۔ اگر وجہ مجبوری مرد چاہے کہ اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے لئے عورت سے اجازت لینی ضروری ہے بغیر عورت کی رضا کے اولاد کی پیدائش کو روکا نہیں جا سکتا۔

بچوں کو علم اور عمدہ اخلاق سے مزین کرنا بھی خداوندی ارشاد ہے اس لئے بچپن میں ان کی تربیت کرنا بلکہ ہر قسم کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ وہ قوم و ملک و جماعت کے لئے مفید وجود بن جائیں۔ پھر اولاد کے درمیان یکساں سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور تحفہ تحائف میں بھی برابر کا سلوک کرنے کا ارشاد ہے اگر تربیت کی خاطر کبھی سزا دینی پڑے تو پھر منہ پر نہ مارے کیونکہ تمام آلاتِ حواس چہرہ میں جمع ہیں۔ ان کے نقصان سے بچہ کی آئندہ زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اسلام نے لڑکیوں کی تربیت پر بھی زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے تو اس کا یہ فعل اس کو آگ سے بچانے والا ہوگا بلفظ دیگر لڑکی کی اچھی تربیت کرنے اور اس سے حسن سلوک کے سبب بھی خدا کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔

نیز فرمایا اگر کسی کو خداوند تعالیٰ لڑکے یا لڑکیاں یا ملی جلی اولاد عطا کرے یا اس کے ابن بھائی اس کی زیر تربیت ہوں تو اگر وہ ان کی جملہ ضروریات پوری کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کو جنت دیگا پھر اس طرح مزید تشریح فرمائی کہ اگر کسی کے لڑکی ہو اور وہ اسے نہ تو قتل کرتا ہے۔ اور نہ ذلیل کر کے رکھے اور نہ لڑکیوں کو اس پر فضیلت دے تو خدا تعالیٰ اسے جنت دیگا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا۔ اے لوگو! تم اپنے بچوں کو مخفی طور پر قتل نہ کرو کیونکہ مرد کا عورت سے ایام رضاعت میں ملنا بچے کے قویٰ کو جوانی میں جا کر نقصان دیتا ہے یعنی ان دنوں میں اس کا اثر نمایاں طور پر ظاہر ہوتا ہے گویا ان دنوں میں مرد کو اپنی شہوات طبعیہ کو روکنا چاہیئے تاکہ بچے کے قویٰ پر بڑا اثر نہ پڑے

ورثہ

پھر اہلی زندگی میں ورثہ کا سوال ہے۔ اس کے متعلق اسلامی تعلیم مکمل ہے اس کی خوبی اور حکمت کو تو دشمنانِ اسلام نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو بھی ورثہ میں حصہ دار بنایا ہے والدین کو بھی ورثہ سے حصہ دیا ہے اور اس طرح خاوند اور بیوی کو بھی محروم نہیں رکھا پھر مزید برآں حکم دیا کہ وارثوں کو ان کے ورثہ سے حق شریعتِ اسلامیہ نے دیا ہے بلکہ اپنے مال میں سے ایک ثلث ⅓ کی وصیت کر دے اس سے زیادہ مال کی وصیت کرنے کا کسی کو حق نہیں کیونکہ اس سے وارثوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور پھر ساتھ ہی حکم دیا کہ وصیت وارث کے حق میں نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کو وہ ملیگا جو خداوند تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے ہاں غیر وارث کے حق میں وصیت کی جا سکتی ہے۔

ایک اعتراض اور اسکا جواب

بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ عورت کو نصف یا مرد سے کم حصہ کیوں ملتا ہے تو یہ بعض حکمتوں کی وجہ سے ہے ورنہ اسلامی تعلیم نے ہی عورت کے حقوق کو محفوظ کر دیا ہے اس فرق کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اسلام نے تمام تر ذمہ داری اخراجات کی مرد پر رکھی ہے۔ اس واسطے وہ زیادہ حصہ کا مستحق ہے کیونکہ بیوی اور بچوں کا خرچ سب کا سب مرد کے ذمہ ہے اس لحاظ سے عورت پھر بھی فائدہ میں رہتی ہے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے) یہ اس لئے ہے کہ لڑکی سسرال میں جا کر ایک حصہ لیتی ہے پس اسی طرح سے ایک حصہ ماں باپ کے گھر سے پا کر اور ایک حصہ سسرال سے پا کر اس کا حصہ لڑکے کے برابر ہو جاتا ہے" (چشمہ معرفت ۲۰۴)

اولاد پر والدین کے حقوق

والدین کے حقوق، اولاد پر اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں اور ان کی عزت و توقیر کو ملحوظ خاطر رکھنے کے ہیں اور جب والدین ناقابل اور کمزور ہو جائیں تو ان کی ضروریات کی اولاد کفیل ہو اور ان کے احساسات کو صدمہ نہ پہنچنے دیں اور ان سے ترش روئی سے پیش نہ آویں بلکہ ان کے لئے دعا کریں اور خدا تعالیٰ سے ان کی بہتری کے لئے دعا کرتے رہیں۔

بھائیوں کا بھائیوں پر حق

بھائیوں کا بھائیوں پر حق ہے کہ اپنے لاوارث بھائیوں کو پالیں اور اگر کوئی لاوارث ہو تو ان کے وارث بنیں اور دوسرے رشتہ داروں پر بھی فرض ہے کہ اگر بھائی نہ ہوں تو باپ کی طرف سے رشتہ دار کی پرورش کریں اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر والدہ کی طرف سے رشتہ دار انکی پرورش کریں۔

خاندان کے بعد محلہ دار اور ہم وطن لوگوں کے تعلقات

ان کے متعلق بھی اسلامی تعلیم درج ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

"وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"

یعنی اور اپنے والدین سے نیک سلوک کرو اور یتامیٰ اور مسکینوں سے اور قریب کے ہمسایہ سے اور شریک فی العمل سے اور مسافر اور غلاموں سے۔

گویا غرباء کی خبر گیری کو اسلامی تعلیم میں ازحد اہمیت حاصل ہے اور اسی طرح دوسرے مستحقین اور ناداروں کے حقوق کو بیان کر کے باہمی تعلقات کو نہایت مضبوط کر دیا ہے سو یتیم وہ ہیں جن کے والدین نہ ہوں ان کی نگرانی اور ذمہ داری سوسائٹی پر رکھی ہے تاکہ ان کی پرورش بھی بچوں کی طرح ہو ان کا وجود بھی قوم و ملک کے لئے فائدہ مند بن جائے۔ اسی طرح مساکین کی امداد کرنا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ بھی سامان نہ ہونے کی وجہ سے پیچھے نہ رہ جائیں ان کو کاروبار کے متعلق ساز و سامان خرید کر دینا ہی ان کی صحیح امداد ہے اس کے بعد ان لوگوں کا بیان ہے جو چاہے مالدار ہوں ان سے بھی حسن سلوک کی تاکید کی ہے۔ فرمایا خواہ وہ تمہارے قریب پڑوس میں رہنے والے ہوں یا دور کے پڑوس میں ہوں۔ اس شہر میں رہنے والے ہوں یا دوسرے شہر میں بسنے والے ہوں ان سے حسن سلوک کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے اور تعلقات مضبوط ہوں نیز فرمایا کہ وہ لوگ جو شریک فی العمل ہوں یعنی جو لوگ ساتھ ملازم ہوں یا تجارت اور پیشہ میں شریک ہوں ان کا بھی خاص حق ہوتا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور اس کے تقاضے

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید کیا ہے

ہمارے محبوب امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل الفاظ میں اپنے ایک خطبہ میں تحریک جدید ایسی عظیم الشان الٰہی تحریک کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے :-

"تحریک جدید ایک الٰہی منصوبہ ہے .... جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے لاکھوں عیسائیوں اور مشرکوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق دی۔" (خطبہ جمعہ ۷۶-۱۰-۲۹)

آج یہ عظیم الشان تحریک سینتالیس ۴۷ سال میں سے گذر رہی ہے۔ اسے سیدنا حضرت مصلح موعود "اسیروں کے رستگار" نے الٰہی منشاء کے مطابق ۱۹۳۴ء میں جاری فرمایا تھا۔

تحریک جدید کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۸۰ء میں جب بارہ ممالک کا کامیاب دورہ فرما کر واپس ربوہ میں تشریف لائے تو آپ نے جو سب سے پہلا خطبہ ربوہ میں ارشاد فرمایا اس میں تحریک جدید کی اہمیت اس ایک چھوٹے سے فقرہ میں بیان فرما کر گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا۔ فرمایا

"میرے حالیہ دورہ کا ایک پس منظر تحریک جدید ہے۔"

نیز اسی خطبہ میں مزید فرمایا :-

"حالیہ دورہ میں میں نے جو کچھ دیکھا جن نعمتوں کو پایا اور جو خوشیاں مجھے پہنچیں اُن تمام نعمتوں کے اجراء کے سامان اللہ تعالیٰ نے ۴۶ سال قبل پیدا کر دیئے تھے۔"

(خطبہ جمعہ ۸۱-۱۰-۳۱)

تحریک جدید کا پس منظر

اس تحریک کا آغاز ایک ایسے دور میں ہوا جبکہ جماعت ایک نازک دور میں سے گذر رہی تھی۔

اس وقت کے مخدوش حالات کا احساس کرانے کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا :-

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۳۴-۱۰-۲۶)

نیز حضور کا منظوم کلام جو اس نازک دور سے تعلق رکھتا ہے حقیقتِ حال کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ فرمایا :-

"دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد بہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو"

اُس درد کو دوا سے بدلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عظیم الشان سکیم اپنے بندے کو سمجھائی وہ انیس ۱۹ مطالبات پر مشتمل تھی کچھ عرصہ بعد ۸ مزید مطالبات اس میں شامل کئے گئے۔ بہرحال اوّلین انیس ۱۹ مطالبات ایسے باموقعہ اور مؤثر تھے کہ اس تحریک نے جلد ہی جماعت کے مرد و زن اور خورد و کلاں کے دلوں میں گہرا نفوذ پایا

جماعت کو بفضلِ خدا ترقی پر ترقی ملتی گئی۔ جماعت احمدیہ جو پہلے کم و بیش پانچ ۵ ممالک میں اپنے مشن قائم کرنے کے قابل ہوئی تھی۔ اس سکیم کے اجراء کے بعد رفتہ رفتہ بتیس ۳۲ سے زائد ممالک میں اپنے مضبوط اور مؤثر مشن قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی جس کے پیش نظر سیدنا حضور ایدہ اللہ کے یہ الفاظ کتنے حقیقت افروز ہیں کہ اس الٰہی منصوبہ کے تحت

"اللہ تعالیٰ نے لاکھوں عیسائیوں اور مشرکوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق دی۔"

تحریک جدید کا ایک نمایاں پہلو

اس سکیم کا ایک اعجازی پہلو یہ ہے کہ اس کا ہر مطالبہ ہر انسان کی مقدرت میں ہے اس کا کوئی پہلو مالا یطاق نہیں۔ مثال کے طور پر مالی مطالبہ یہ تھا کہ ہر شخص کم از کم -/۵ روپیہ سالانہ اکنافِ عالم میں تبلیغ دین کے لئے پیش کرے اور سب سے پہلی رقم جس کا مجموعی طور پر مطالبہ فرمایا گیا -/۲۷,۵۰۰ روپیہ پر مشتمل تھا تاہم مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قریباً ایک لاکھ روپیہ کی رقم پیش کر دی۔ اب وہ مطالبہ اگرچہ ۵ روپیہ سے بڑھ کر ۲۴ روپیہ سالانہ ہو چکا ہے لیکن اس کو بھی مالا یطاق نہیں کہا جا سکتا۔ غریب سے غریب شخص بھی اشاعتِ دین جیسے عظیم صدقہ جاریہ کے لئے -/۲ روپیہ ماہوار کی قربانی بڑی بشاشتِ قلبی کے ساتھ کر سکتا ہے۔

مختلف نازک ادوار

ہمارے محبوب امام (حضرت مصلح موعود) کے یہ الفاظ ہمارے کانوں میں ابھی گونج رہے ہیں۔ فرمایا :-

"تحریک جدید اب جس نازک دور میں سے گذر رہی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر احمدی فیصلہ کر لے کہ اس نے بہرحال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

مخالفت کے خوشکن نتائج

اس مقدس آواز پر مخلصین جماعت نے پھر لبیک کہا اور ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کا نظام پہلے سے بھی زیادہ وسیع ہوگیا اور یہ جماعت ہر ملک میں پہلے سے زیادہ مستحکم بنیادوں پر استوار ہوگئی۔ اس بالا ارشاد کی روشنی میں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ہوگیا اور وہ یہ کہ بعض لوگ تحریک جدید کو انیس ۱۹ سال تک محدود سمجھتے تھے اور اس میں شمولیت کی اہمیت کا اُن کے دل میں کما حقہٗ احساس نہ تھا لیکن مذکورہ بالا ارشاد میں تحریک جدید کی اہمیت کو پہلے سے زیادہ اجاگر کر دیا گیا اور ہر فرد جماعت کو مکلف فرمایا گیا کہ اسے بہرحال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔

تیسرا نازک دور

اس نازک دور میں قدرت ثانیہ کی برکت سے جماعت کو نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی پہلے سے زیادہ استحکام اور دین کی اشاعت کا موقع عطا فرمایا۔ الٰہی جماعتوں کا آسرا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے اور قدرتِ ثانیہ کی بابرکت روشنی میں جماعت اپنے مطمح نظر کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ چنانچہ اس موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ایک ولولہ انگیز خطاب سے نوازا جس کا اقتباس درج ذیل ہے فرمایا :-

"ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہیں۔ ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں جو خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ کے ان ولولہ انگیز ارشادات پر جماعت نے مالی قربانیوں کی بڑی قابلِ قدر مثالیں قائم فرمائیں اور پاکستانی جماعتوں کا چندہ جو سات آٹھ لاکھ روپیہ تک محدود تھا رفتہ رفتہ اس کو اٹھارہ لاکھ دس ہزار روپیہ تک پہنچا دیا۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مالی میدان میں قربانیوں کی اس خوشکن رفتار کے باوجود ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے وقت کے تقاضے کو پورا کر دیا ہے آیئے ذرا اپنی ضرورت اور اپنی قربانیوں کا موازنہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سابقہ قربانیوں کی قبولیت پر سجدہ شکر بجا لائیں اور آئندہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دین کی اشاعت کے بے پناہ جذبہ سے لبریز ہو کر پہلے سے کہیں زیادہ قربانیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

ایک سرسری جائزہ کا نتیجہ

ہماری وہ ضرورتیں جو بجٹ میں مذکور ہیں قریباً ساڑھے چار کروڑ پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے ۱۸,۴۰,۰۰۰ روپے (اٹھارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ) پاکستانی جماعتوں کے ذمہ ہے اب غور فرمایا جائے کہ پاکستانی جماعتیں جو باقی ممالک کی جماعتوں کے لئے ماں کی حیثیت رکھتی ہیں اور ہر نازک دور میں وہ احمدیت کی صداقت کے بے شمار نشانوں کا مشاہدہ کر چکی ہیں۔ اگر ساڑھے چار کروڑ میں سے اٹھارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ بروقت فراہم کرنے میں کامیاب

(باقی صفحہ ۶ پر)

حضرت امام جماعت احمدیہ، قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہر احمدی پیش نظر رکھے :-

"سچی بات یہ ہے کہ ہمارے سکھ اور چین کا وہ دن ہوگا۔ جب دنیا کی بڑی بھاری اکثریت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جیت لئے جائیں گے اور دنیا کے ہر گھر میں توحید کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔ پس تم دعائیں کرو اور اپنے مقام کو پہچانو اور جو ذمہ داریاں ہیں ان کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے دن گزارو اور عاجزی سے خدا سے یہ دعا کرو کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور جتنی بھی قربانیاں ہیں اُن میں بے شمار گنا زیادہ برکت ڈال دے تاہم کامیابی کا دن دیکھنے والے ہوں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو!"

(خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن - ۹ جون ۱۹۷۸ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
منیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر۔ قصبہ یا گاؤں جہاں پر لجنہ کی تنظیم قائم ہے کی نمائندگی لازمی ہے۔

ہر ضلع کی صدر لجنہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ: تحریک جدید

نہ ہوں تو یہ ان کے لئے کتنی ندامت کی بات ہوگی گزشتہ سال یعنی تحریک جدید کے چھیالیسویں سال کے لئے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی جماعتوں کو اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ عنایت فرمایا تھا تو مخلصین جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ٹارگٹ سے دس ہزار روپیہ زائد یعنی ۱۸،۱۰،۰۰۰ روپیہ پیش کرنے کی سعادت پائی تھی۔ مگر اس پیشکش میں ایک کمزوری کا پہلو رہ گیا تھا اور وہ یہ کہ یہ قربانی بارہ مہینوں کی مدت میں پیش نہ کی گئی بلکہ کچھ مہلت ملنے پر اس میں کامیابی ہوئی تھی۔ سال رواں میں جماعتوں کو چاہیئے کہ اس کمزوری کا اعادہ نہ ہونے دیں اور سال رواں کی وہ رقم جو بجٹ کی رو سے پاکستانی جماعتوں کے ذمہ لگائی گئی ہے یعنی ۱۸،۴۰،۰۰۰ روپے وہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء تک حضرت امام عالیمقام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی جائے

حضرت امام عالیمقام کی دعا

اس مضمون کو میں سیدنا حضور ایدہ اللہ کی ایک دعا پر ختم کرتا ہوں۔

فرمایا:۔

"پس چاہیئے کہ میرے بھائی آپ سب خدا تعالیٰ کے پیار کی تمام راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو تحریک جدید کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نبھانے کی توفیق بخشے اور پھر آپ نے اللہ تعالیٰ پر جو توکل کیا اور اللہ تعالیٰ سے جو امیدیں باندھیں خدا کرے کہ ہماری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت باری ان امیدوں کو پورا کرے اور میں اور آپ سب اس کے پیار کو پانے والے ہوں"

خطبہ جمعہ ۲۹/۱۰/۷۱

پکنک

مورخہ ۲۸ اگست ۸۱ء بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر، دارالفضل اور مجلس عاملہ ضلع فیصل آباد کی مشترکہ پکنک نہر رکھ برانچ کے گٹ والا پل سے کچھ فاصلہ فاصلہ پر منائی گئی۔ خدام و اطفال صبح ۸ بجے وہاں پہنچنا شروع ہو گئے۔ خدام و اطفال نے ایک گھنٹہ تک وقار عمل کیا اور ایک مسجد کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے مٹی ڈالی گئی اور ایک راستہ میں مٹی ڈال کر مرمت کی گئی۔ بعد میں نہانے کی اجازت ملی اور خدام و اطفال نے ۱۱ بجے تک خوب لطف اٹھایا تقریباً ۱۲ بجے تلاوت قرآن پاک، نظم خوانی اور بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ نماز جمعہ سے قبل حاضرین کی تواضع پھلوں سے کی گئی۔ بعد میں نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے محترم مرزا نصیر احمد صاحب نے پڑھائی جو مرکز کی طرف سے مہمان تشریف لائے تھے۔ نمازوں کے بعد کھانے کا پروگرام ہوا۔ سب سے آخر میں ایک ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں مختلف تربیتی امور پر بحث کی گئی۔ دعا مرزا نصیر احمد صاحب نے کروائی اور یوں ڈھائی سو کے قریب خدام و اطفال واپس اپنی اپنی رہائش گاہوں کی طرف لوٹ آئے۔

(ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

سالانہ اجتماع اطفال پر ہونیوالے تقریری مقابلہ کے عناوین

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تقریر کرنا ہوگی۔

۱۔ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت۔

۲۔ سیرت حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ۔

۳۔ محنت میں عظمت ہے۔

۴۔ ہماری ذمہ داریاں۔

۵۔ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد

۲۸ اگست ۸۱ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ بدو ملہی میں خدام الاحمدیہ کی ضلعی تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس میں ضلع بھر سے کثیر تعداد میں خدام و اطفال نے حصہ لیا۔

اجلاس اول کی کارروائی ۹ بجے صبح زیر صدارت محترم چوہدری محمد اسلم صاحب امیر ضلع سیالکوٹ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ محترم امیر صاحب ضلع کے افتتاحی خطاب کے بعد محترم مولوی غلام باری صاحب سیف، محترم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی ضلع، محترم مولوی بشارت صاحب محمود مربی سلسلہ مکرم رانا حبیب اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق قائد ضلع اور محمد احمد صاحب اشرف نے مختلف تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

نماز جمعہ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سرزمین سیالکوٹ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اہالیان سیالکوٹ کو اپنی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں ادا کرنے کی تلقین کی۔

نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں مربی صاحب ضلع اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کئے۔

اس کلاس میں تقاریر۔ پیغام رسانی اور مشاہدہ و معائنہ کے عملی مقابلے ہوئے۔ خدام نے ذوق و شوق سے ان میں حصہ لیا۔ اول و دوم آنے والے خدام کو انعام دیئے گئے۔ مہمانوں کے دوپہر کے کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ بدو ملہی کے ذمہ تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے بہت عمدہ انتظام کیا۔ دوپہر کا کھانا ۷۰۰ خدام مہمانوں نے تناول کیا۔

۲۷ اگست بروز جمعرات بعد نماز عشاء وی سی آر کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ افریقہ اور دورۂ مغرب کے ایمان افروز اور دلکش مناظر دکھلائے گئے۔ احمدی احباب و مستورات کے علاوہ غیر از جماعت نے بھی یہ مناظر دیکھے۔ حاضری ۶۰۰ کے قریب تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین!

(حنیف احمد محمود فاضل مربی جماعت احمدیہ مقیم بدو ملہی)

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

ماہ جولائی میں مہمان خانہ مستورات کا چندہ صرف ۳۰۸۵ روپے موصول ہوا ہے جو بہت کم ہے ابھی مہمان خانہ کی عمارت میں بہت کام باقی ہے۔ صحن پکا کروانا ہے۔ مزید غسل خانے اور لٹرین بنوانے ہیں۔ کمروں کے فرش پر سیمنٹ ہونا ہے اس لئے جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ تین تین سو روپے دے کر شمولیت کریں۔ تمام لجنات بھی اس چندہ کی تحریک ممبرات تک پہنچاتی رہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ کو اپنی ٹیوٹا وین کے لئے لائسنس یافتہ تجربہ کار اور دیانتدار ڈرائیور کی ضرورت ہے، صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق تنخواہ اور دیگر سہولتیں حاصل ہوں گی۔ صدر صاحب یا امیر صاحب حلقہ کی سفارش کے ساتھ درخواست آنی چاہیئے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

قائدینِ مجالس! کیا آپ اپنی مجلس کے خدام کی مکمل تجنید مرکز میں بھجوا چکے ہیں؟

: مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ :

ٹنڈر نوٹس

پنجاب بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے دوران سال ۱۹۸۱ء کیلئے ایسے ناموں کی انلسمنٹ تجدید کرائی ہو۔ آئیٹم کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر بوقت ۱۱ بجے قبل از دوپہر مختلف تاریخوں پر جو کہ کاموں کے نام کے سامنے نیچے درج ہیں۔ موقع پر موجود ٹنڈر دہندگان یا ان کے نمائندگان کے سامنے کھولے جائیں گے۔ زرِ ضمانت جو ہر کاموں کے سامنے نیچے دی گئی ہے۔ ٹنڈر کیساتھ بصورت چالان خزانہ یا ڈیپارٹ ایٹ کال (مقامی شیڈول بینکوں سے صرف منسلک ہونی چاہیئے۔ بشروط یا بذریعہ تا ٹنڈر یا ایسے ٹنڈر جن کیساتھ زرضمانت نہ ہوگی قابلِ قبول نہ ہونگے تمام یا کوئی ایک ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منسوخ کرنے کا حق زیر دستخطی کو حاصل ہے۔ کام کی تفصیلات و شرائط اور دیگر معلومات دفتر ہذا سے کسی بھی کاروباری دن دفتری اوقاتِ کار میں حاصل کی جاسکتی ہے۔ ڈویژنل ہیڈ کلرک ٹنڈر فارم مقررہ قیمت پر نوٹس ہذا جاری ہونے کی تاریخ سے ٹنڈر کھولے جانے کی تاریخ تک ٹھیکیداران کو جاری کرینگے۔

نوٹ: رسیدیں انلسمنٹ / تجدید برائے سال ۱۹۸۱ء ٹنڈر جاری کرنے سے پہلے دیکھا جائے گی۔

کام کا نام	لاگت	زرضمانت	میعاد	ٹنڈر کھولنے کی تاریخ
۱- موجودہ ۱۵۶ پرائمری سکولز کا مڈل تک درجہ بڑھانا (بواطر)				
(i-) مدد کی تحصیل جھنگ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ ماہ	16-9-1981
ii- ساجھر تحصیل جھنگ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
iii- کوٹ سائی سنگھ تحصیل جھنگ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
iv- گودارہ تحصیل شورکوٹ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
v- غیسی وال تحصیل شورکوٹ	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
vi- موضع یار کے تحصیل چنیوٹ	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
vii- چک ۲۲۳ تحصیل چنیوٹ	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
گرلز سکول				
viii- روڈ و سلطان تحصیل جھنگ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
ix- قائم بھروانہ تحصیل چنیوٹ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
x- کلروانہ تحصیل چنیوٹ۔	۱،۷۰،۰۰۰	۳۴۰۰	۶ "	"
۲- ۱۸۰ مڈل سکولز کا ہائی سکولز تک کا درجہ بڑھانا۔				
i- لاشادی تحصیل جھنگ۔	۴،۴۰،۰۰۰	۹۰۰۰	۸ "	"
ii- کانڈی وال تحصیل چنیوٹ۔	۴،۴۰،۰۰۰	۹۰۰۰	۸ "	"
iii- دریام والا تحصیل شورکوٹ۔	۴،۴۰،۰۰۰	۹۰۰۰	۸ "	"
iv- علی گڑھ گودارہ تحصیل شورکوٹ۔	۴،۴۰،۰۰۰	۹۰۰۰	۸ "	"
۳- گورنمنٹ آفس برائے آفیسران ضلع جھنگ میں				
i- کورٹ روم برائے مجسٹریٹ چنیوٹ۔	۲،۵۰،۰۰۰	۵۰۰۰	۶ "	19-9-1981
ii- کورٹ روم برائے مجسٹریٹ ربوہ۔	۲،۵۰،۰۰۰	۵۰۰۰	۶ "	"
iii- کورٹ روم برائے مجسٹریٹ شورکوٹ	۲،۵۰،۰۰۰	۵۰۰۰	۶ "	"
۴- یولڈ شایک رہائش گاہ برائے کلاس IV III	۳،۰۰،۰۰۰	۶۰۰۰	۴ "	"
۸ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ (ایکسٹرنل ڈویلپمنٹ)				
۵- تعمیر ہاؤس ٹائپ گودام ایک لاکھ ٹن کیپسٹی پنجاب میں۔				
(ربوہ) لالیاں ایٹ ربوہ ایکسٹرنل ڈویلپمنٹ۔	۴،۰۰،۰۰۰	۸۰۰۰	۶ "	"
۶ جامع نصرت ربوہ میں لیٹرین کی تعمیر	۱۶،۰۰۰	۳۶۰	۲ "	"
۷ ٹی۔ آئی کالج ربوہ میں لیٹرین کی تعمیر	۱۶،۰۰۰	۳۲۰	۲ "	"
۸ گورنمنٹ کالج جھنگ میں باسکٹ بال کورٹ کی تعمیر۔	۷۵،۰۰۰	۱۵۰۰	۲ "	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(چوہدری محمد انور)

المشتہر

-ایکزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ -
ڈویژن جھنگ -

IPL 6584

عمدہ انسان کی خاطر

"اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کریگا اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے ایسا انسان ایک بھی ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا تعالیٰ ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔

..... سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸۶)

کیا آپ؟
چندہ عام حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

نماز باجماعت میں حکمت

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہو تی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ پاؤں بھی مساوی ہوں۔

اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۸ تا صفحہ ۲۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ ملتان

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۷ - ۲۸ اگست بروز جمعرات وجمعہ ایک تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ جمعرات کے روز خدام سے نفلی روزہ رکھنے کی اپیل بھی کی گئی تھی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان میں ہوا۔ اس سے قبل شام ۵ بجے سے ۶ بجے تک خدام و اطفال نے وقار عمل کیا جس میں مسجد کی صفائی و افطاری کے انتظامات کئے گئے (افطاری و کھانے کا انتظام مجلس کی طرف سے کیا گیا تھا) کلاس کا افتتاح مولوی برکت اللہ محمود صاحب نے کیا جن کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ بعد ازاں امداد الرحمٰن صدیقی صاحب اور محمد صدیق سدھو صاحب نے تربیتی تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد سلسلہ سوال و جواب اور پھر بیت بازی کا مقابلہ ہوا اور رات ۱۰½ بجے اجلاس برخاست ہوا۔

صبح تہجد اور نماز فجر، درس قرآن مجید و حدیث کے بعد قلعہ قاسم باغ سٹیڈیم میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں فٹ بال میچ و دوڑ مابین اطفال الاحمدیہ - اور خدام کے مابین گولہ، نیزہ، تھالی پھینکنا۔ فٹ بال اور سائیکل دوڑ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ناشتہ کے بعد اجلاس دوم میں خدام اور اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور بزرگان جماعت کی تقاریر ہوئیں۔ کھانا اور بعد از نماز جمعہ آخری اجلاس میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور مولوی برکت اللہ محمود صاحب نے اختتامی خطاب اور دعا کروائی۔ کلاس کا انعقاد خدام و اطفال کے لئے تربیتی پہلو کے لحاظ سے نہایت مفید رہا اور ہر دو کی حاضری تسلی بخش رہی۔

(عمران احمد خان سیکرٹری اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

شکریہ احباب

میری خوشدامن نصرت اللہ بیگم صاحبہ زوجہ الحاج ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب (آف لیبیا) ۷ ستمبر کی صبح اچانک وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حلقہ جماعت احمدیہ گلگشت کالونی ملتان نے اور خصوصاً ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امیر جماعت ضلع ملتان۔ مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ و برادرم امداد الرحمٰن صاحب مربی گلگشت ڈاکٹر عبد الخالق صاحب مانگٹ۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب۔ مبشر احمد شاہ صاحب ایکس۔ای این۔ ڈاکٹر شفیق احمد صاحب چوہدری اکرام صاحب اور ڈاکٹر عمر الدین صاحب کی فیملی نے جس خلوص اور محبت سے مرحومہ کے کفن جنازہ اور پھر ربوہ جنازہ بھجوانے میں مدد کی ہیں ان سب کا انتہائی مشکور ہوں۔ خداوند کریم ان سب عزیز بہن بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح میں ملتان میں اکیلا تھا احباب جماعت کی موجودگی نے مجھے احساس تک نہ ہونے دیا اور ہر اک نے اس طرح کام کیا کہ سوائے روحانی جماعتوں کے اور کہیں نظر نہیں آسکتا۔ احباب کرام مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(انوار الحسن پرنسپل لٹل اینجلز آئیڈیل سکول ۵/۱۵ گلگشت کالونی ملتان)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ ۱۹ اگست کی دوپہر بوقت اڑھائی بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بچہ کی پیدائش کے چار گھنٹہ بعد عین عالم شباب میں بقضائے الٰہی اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے صرف ایک یادگار بچہ پیچھے چھوڑا ہے۔ مرحومہ وفات کے دن صبح خیریت سے ہسپتال پہنچی تھیں مگر خدا تعالیٰ کے بلاوے پر خدا کے حضور حاضر ہوگئیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا ؛ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ ابھی صرف بیس سال کی تھیں۔ ابھی شادی ہوئے دو سال بھی نہیں ہوئے تھے۔

امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی اجازت سے مرحومہ کو قبرستان عام میں ۲۰ اگست کی صبح چھ بجے سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

مرحومہ نہایت نیک، خوش مزاج اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ کی اچانک وفات پر اہلِ خاندان کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔ بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند درجات سے نوازے۔ نیز اس کے یادگار بچہ کو اپنی رحمتوں سے صحت والی لمبی زندگی سے نوازے اور پس ماندگان کو اس اچانک صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد منصور الٰہی۔ منصور سائیکل ورکس۔ ربوہ)

امراء کرام/صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ توجہ فرماویں

موصیان کرام کی جائیداد کی تشخیص جماعتوں کی مجلس عاملہ سے کرائی جاتی ہے۔ بعض جماعتیں اس میں بہت تاخیر کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے بعض قباحتیں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے گذارش ہے کہ اس کام میں حتی الامکان عجلت سے کام لیا کریں۔ ویسے ورثاء کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ کم از کم اپنے اندازے کے مطابق ہی کسی موصی کی وفات کے ایک سال کے اندر حصہ جائیداد ضرور ادا کر دیں۔ ورنہ وصیت حسب قواعد قابل منسوخی ہوتی ہے

(صدر مجلس کارپرداز - ربوہ)

موصیان کرام توجہ فرماویں

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دائماً آپ پر نازل ہوتی رہیں) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو نظام وصیت جاری فرمایا ہے اس کی بناء ترکہ پر ہے۔ یعنی ایک موصی نے بوقت وفات جو جائیداد جس قیمت پر اپنے ورثاء کو منتقل کرنی ہے اس کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا ہے۔

زندگی میں حصہ جائیداد کی ادائیگی ایک استثناء ہے جو بعض مشکلات کے پیش نظر روا رکھی گئی ہے۔ زندگی میں حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے ناظم صاحب تشخیص جائیداد کو درخواست دینا ضروری ہے اور درخواست دینے کے وقت کے نرخوں کے مطابق حصہ جائیداد کا حساب کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی موصی / موصیہ جائیداد کی تشخیص کی درخواست سے قبل حصہ جائیداد میں رقوم ادا کریں گے تو وہ رقوم ان کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔ حساب اُسی وقت کے نرخوں کے مطابق ہوگا جب موصی / موصیہ مرکز کو تشخیص جائیداد کی درخواست کریں گے

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سب احباب کو اس امر سے مطلع فرمادیں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ - ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کلاس کا داخلہ

ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لیے بورڈ کی تاریخ کے مطابق داخلہ پہلی ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ جو بچیاں ڈپلومہ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ جلد از جلد تشریف لائیں۔

سپیشل کلاس کے لیے داخلہ ہر وقت جاری ہے۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت انڈسٹریل سکول - ربوہ

تبدیلی نام

میری بیٹی زاہدہ پروین طالبعلم فورتھ ایئر نے اپنا نام ۲۱ اگست ۱۹۸۱ سے زاہدہ نسیم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ عزیزہ موصوف کو اس نام سے لکھا اور پکارا جاوے۔

ملک نسیم احمد جوئیہ ایڈووکیٹ
ڈیرہ غازی خاں

چمپا کریم
چہرے کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴